روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
جلد 46-81 نمبر 191
ہفتہ 8 ربیع الثانی۔ 1417ھ 24 ظہور 1375ہش 24 اگست 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا۔ کیونکہ جب متناقض جہات میں سے ایک کو چھوڑ کر انسان دوسری طرف آجاتا ہے تو پھر پہلی جگہ دور ہو جاتی ہے اور جس کی طرف جاتا ہے وہ نزدیک ہوتی جاتی ہے یہی مطلب توبہ کا ہے کہ جب انسان خدا کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور دن بدن اسی کی طرف چلتا ہے تو آخر یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ شیطان سے دور ہو جاتا ہے اور خدا کے نزدیک ہو جاتا ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو جس کے نزدیک ہوتا ہے اسی کی بات سنتا ہے اس لئے ایسے انسان پر جو عملی طور پر شیطان سے دور اور خدا سے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیوض اور برکات کا نزول ہوتا ہے اور سفلی آلائشوں کا گند اس سے دھویا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 409)

ہماری زندگی کا کوئی لمحہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی نہیں ہونا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

وہ (-) حکم یا امر اور ہدایت جو روحانی زندگی کی نعمتوں کے حصول کے لئے ہے خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کو پانے سے جس کا تعلق ہے اس میں انسان کو آزادی دی گئی ہے تاکہ دوسری دنیا کے انعامات کے جو مختلف حصے ہیں وہ اسے زیادہ سے زیادہ مل سکیں۔ دوسری مخلوق مثلاً فرشتوں کے متعلق یہی کہا گیا ہے کہ جو کہا جاتا ہے وہ کرتے ہیں کیونکہ ان کی بناوٹ ہی ایسی ہے اس لئے ان کی کوئی خوبی نہیں اس لئے ان کے لئے کوئی ثواب نہیں، کوئی انعام نہیں جزاء اور سزاء نہیں لیکن انسان کے لئے جزاء سزا ہے مگر ہے ایک چھوٹے سے دائرہ میں جس کا تعلق اس کی روحانیت کے ساتھ ہے۔

میں احباب جماعت کو بتا یہ رہا ہوں کہ ہماری زندگی کے ہر لمحہ میں ہر جہت سے خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہم پر نازل ہو رہی ہیں اس لئے ہماری زندگی کا کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو خدا تعالیٰ کی یاد سے خالی ہو یا ذکر الٰہی سے معمور نہ ہو۔ کوئی نا سمجھ اپنی جہالت میں جو مرضی کہہ دے لیکن حقیقت یہی ہے کہ (دین حق) نے ہمیں بتا دیا ہے اور کلام الٰہی نے کھول کر ہم پر واضح کر دیا ہے اس لئے کوئی عقلمند انسان اس علم کے باوجود یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ انسان کے لئے ایک لمحہ بھی خدا تعالیٰ کے ذکر سے خالی رہنے کا کوئی جواز ہے قطعاً کوئی جواز نہیں بلکہ انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی یاد میں گزرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی نعماء کا بدلہ اور شکر ادا نہیں کر سکتا کیونکہ وہ اپنی محدود طاقتوں کے ساتھ غیر محدود نعمتوں کا شکریہ کیسے ادا کر سکتا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے کہا جتنی تمہیں طاقت دی ہے اس سے زیادہ تم پر بوجھ نہیں ڈالوں گا لیکن اس نے یہ ضرور کہا جتنی طاقت دی ہے اتنا بوجھ برداشت کر لینا تاکہ میری رضا کی جنتوں میں داخل ہو سکو۔

پس ہم پر دو ذمہ داریاں ہیں۔ ہم سے مراد افراد جماعت احمدیہ ہیں جن کو میں نصیحت کرنے کا حق رکھتا ہوں اور مجاز ہوں۔ ایک ذمہ داری یہ ہے کہ ہماری زندگی کا کوئی لمحہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی نہ ہو۔ دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زندگی کا ہر لمحہ معمور رکھنے اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے دل میں یہ شدید تڑپ ہونی چاہئے کہ انسانیت جو (دین حق) سے دور پڑی ہوئی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اعلان فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہدایت وہی پائے گا جو اس کی طرف جھکے گا اس لئے یہ دعا ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا کرے، وہ بھی انابت الی اللہ کی توفیق پائیں اور اس کے بدلے میں خدا تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا کرے۔

(از خطبہ 31۔ مارچ 1978ء)

جلسہ سالانہ جرمنی، حضرت امام جماعت احمدیہ کے لائیو خطابات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ جرمنی 1996ء مورخہ 23۔ اگست 1996ء بروز جمعہ شروع ہو رہا ہے۔ حسب سابق جلسہ سالانہ براہ راست دکھایا جائے گا۔ پروگرام پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل ہے۔

پہلا دن 23۔ اگست 1996ء بروز جمعہ پرچم کشائی 50-4 بجے
خطبہ و افتتاحی خطاب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 00-5 بجے
دوسرا دن 24۔ اگست 1996ء بروز ہفتہ خطاب حضرت صاحب زنانہ جلسہ گاہ 00-1 بجے دوپہر
مجلس سوال و جواب از حضرت صاحب 30-3 بجے دوپہر
بیعت 00-5 بجے شام
حضرت صاحب کی بچوں سے ملاقات 00-6 بجے شام
مجلس سوال و جواب 30-8 بجے
خطاب زنانہ جلسہ گاہ سے 30-1 بجے رات
تیسرا دن 25۔ اگست 1996ء بروز اتوار
مجلس سوال و جواب 00-3 دوپہر
اختتامی خطاب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 00-8 رات

نکاح

○ عزیزہ سعدیہ انجم صاحبہ بنت مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب قائمقام صدر عمومی ربوہ کے نکاح کا اعلان عزیز مہر محمد محمود صاحب ابن محترم مہر محمد شفیع صاحب دار العلوم غربی بعوض -/60000 روپے حق مہر محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے بیت مبارک میں مورخہ 18۔ اگست 96ء بعد عصر کیا۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب نکاح و شادی

○ مکرم میاں فرید یوسف صاحب ابن مکرم میاں نسیم احمد طاہر صاحب (گولڈ سمتھ) دار النصر غربی ربوہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ مبارکہ یوسف صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد ابراہیم فضل صاحب دار الصدر غربی ربوہ بعوض پینتیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 96-7-16 کو مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے بیت المبارک میں بعد عصر پڑھا۔ اور شادی کی تقریب مورخہ 96-7-18 کو منعقد ہوئی عزیز فرید یوسف صاحب میاں عبد الرحیم صاحب زرگر (آف پنڈی چیری) کے پوتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

دنیا مزرعہ آخرت ہے یعنی آخرت کی کھیتی ہے جو کچھ بنانا ہے اسی دنیا میں بناؤ
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

24- ظہور 1375 ھش   24 - اگست 1996ء

دین کے لئے مصائب کی برداشت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہمیں اس بات کی تلقین فرماتے ہیں کہ زندگی دینداری سے بسر کی جانی چاہئے۔ آپ کا ارشاد ہے۔

"اب تم خود سوچ لو کہ کتنے لوگ ہیں جو دینداری سے زندگی بسر کر رہے اور دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں۔ تم خود کسی بڑے شہر مثلاً کلکتہ۔ دلی۔ پشاور۔ اور لاہور۔ امرتسر وغیرہ کے چوک میں کھڑے ہو کر دیکھ لو ہزاروں لاکھوں لوگ اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر دوڑتے پھرتے ہیں۔ مگر ان کی یہ سب دوڑ دھوپ محض دنیا کے لئے ہوتی ہے۔ آپ کو بہت تھوڑے ایسے ملیں گے جو دین کے کام میں ایسی سرگرمی سے مشغول ہوں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر بڑے بڑے مصائب کا مقابلہ کرتے ہیں مگر دین میں نہایت بودے پائے جاتے ہیں۔ ایک ذرا سے ابتلاء پر جھوٹ جیسی نجاست کو کھانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اور اپنی نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے کن کن حیلوں سے کام لیتے ہیں کہ گویا خدا ہی نہیں"

اس ارشاد میں ایک تو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ دین داری سے زندگی بسر کرنی چاہئے اور دوسرے اس طرف کہ ایسا کرنے سے اگر مشکلات کا سامنا بھی ہو تو انہیں برداشت کرنا چاہئے بلکہ مشکلات کے مقابلے کے لئے حوصلہ پیدا کرنا چاہئے۔ اور کسی تکلیف سے بچنے کے لئے راست روی کو ہرگز نہ چھوڑا جائے۔ اپنی نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے حیلے اختیار نہ کئے جائیں کیونکہ یہ بھی انسانی فطرت کی کمزوری ہے کہ کسی اچھی بات سے بچنے کے لئے کوئی اچھا سا حیلہ تلاش کرنے لگتی ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اپنی نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے حیلے اختیار نہ کئے جائیں۔ ہر وہ شخص جو کوئی حیلہ اختیار کرتا ہے وہ اپنے آپ میں یہ ثبوت پیش کرتا ہے کہ گویا وہ خدا کے وجود کو مانتا ہی نہیں۔ کیونکہ جب دل میں کسی بات کے لئے ہیرا پھیری کا خیال آئے تو یقیناً اس کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ اس وقت انسان یہ نہیں سمجھتا کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور اس کی ہر بات سے واقف ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں اِس طرح نہیں بلکہ اُس طرح کر لوں تو کسی کو کیا پتہ چلے گا۔ کسی کو پتہ چلے یا نہ چلے خدا کو تو پتہ چلے گا۔ لیکن اگر ہم راست روی کو چھوڑ کر حیلہ اختیار کرتے ہوئے کوئی اور کام کر لیں تو یقیناً اس کا یہی مطلب ہو گا کہ خدا کے یقین سے انکار کیا جا رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اکثر لوگ دنیاوی مفاد کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں۔ اور بہت کم لوگ ایسے ہیں جو دین کے کام میں بھی ویسی ہی دوڑ دھوپ کریں جیسی کہ دنیا دار دنیا کے کاموں کے لئے۔ گویا کہ اگر ہم دین کے کاموں کے لئے دوڑ دھوپ کریں تو ہمارے لئے میدان بڑا وسیع ہے۔ بہت کم لوگ اس میدان میں موجود ہیں اور جس میدان میں بہت کم لوگ موجود ہوں وہاں مقابلہ جیت لینا آسان ہوتا ہے۔

پس حضرت صاحب نے (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ان دونوں باتوں کا موازنہ کر کے دکھا دیا ہے کہ لوگ دنیا کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں۔ ہمیں دین کے لئے دوڑ دھوپ کرنی چاہئے۔ اور اس دوڑ دھوپ میں اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مصائب کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ جس طرح دنیا دار لوگ اپنے راستے میں آنے والی مشکلات پر قابو پاتے ہیں اور اپنے حالات کو بہتر رکھنے کے لئے اپنے آپ کو مستعد رکھتے ہیں۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم دین کے لئے تگ و دو کریں۔ دین کے لئے مصائب کا مقابلہ کریں اور یہ سب کچھ کرتے ہوئے راست روی کو اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اپنی نفسانی خواہشوں کو دین کے مطابق بنانے کی کوشش کریں۔ نہ کہ انہیں پورا کرنے کے لئے حیلوں سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے سے بچائے۔ حیلے کرنے کا مطلب اصل میں یہ ہوتا ہے کہ گویا اس وقت انسان خدا کو بھی نہیں مانتا۔ یہ بات اس کے دل سے نکل جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھتا ہے اور اس پر پوری قدرت رکھتا ہے یعنی اس کی جزا سزا کا بھی مالک ہے۔

تمہاری خامشی تو بے رخی کی بات لگتی ہے
جو بازی جیتنا تھی مجھ کو اب وہ مات لگتی ہے
کبھی تو دل کڑا کر کے میں ان سے پوچھ ہی لونگا
جو حالت اب ہے وہ تبدیلیٔ حالات لگتی ہے

ابو الاقبال

احتساب

جام و ساغر تو ہو شراب نہ ہو
بادہ نوشوں کو یہ عذاب نہ ہو

کھُل کے برسے گھٹا چہار طرف
آب ہی آب ہو سراب نہ ہو

جو سمندر کی طرح بپھرا ہے
وہ حقیقت میں اک حباب نہ ہو

صبحِ نوَ کی جو آمد آمد ہے
اہلِ شب کا یہ احتساب نہ ہو

خواجگانِ نظامِ نوَ، ہشیار!
پسِ پردہ اِک انقلاب نہ ہو

وقفِ دیں جس کی زندگانی ہے
وہ بھلا کیسے کامیاب نہ ہو

ہاں مگر کام اس کے ہیں ناکام
جو امامت سے فیضیاب نہ ہو

آپ یوں بھی تو سامنے آئیں!
درمیاں میں کوئی حجاب نہ ہو

آپ کا تو کوئی جواب نہیں
میرا بھی تو کوئی جواب نہ ہو

اُس گلی میں نسیم پھرتا ہے
یا الٰہی! یہ کوئی خواب نہ ہو

نسیم سیفی

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابراھیم علیہ السلام

مکرمہ امتہ الرفیق صاحبہ اپنی کتاب رسُل الانبیاء میں حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالے جانے کے واقعہ کو بیان کرنے کے بعد سوال و جواب کے انداز میں مزید لکھتی ہیں:-

س- حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالے جانے کا واقعہ کس شہر میں پیش آیا؟

ج- جس شہر میں حضرت ابراہیمؑ کو پکڑ کر آگ میں ڈالا گیا اس کا نام "اور" تھا- پشتو زبان میں اب تک اور آگ کو کہتے ہیں اور شہر میں آتش کدہ تھا-

س- اس واقعہ کے بعد حضرت ابراہیمؑ کہاں تشریف لے گئے-

ج- اس واقعہ کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے جو مضبوطی سے توحید پر قائم تھے اور خدا تعالیٰ کو ہی خالق ارض و سماء سمجھتے تھے- ارادہ کیا کہ وہ کسی اور جگہ جا کر پیغام حق سنائیں- تب آپ نے اپنی قوم میں اپنی ہجرت کا اعلان کر دیا اور کہا کہ میں خدا تعالیٰ کی خاطر اب اپنا وطن چھوڑ رہا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ میرا خدا جو غالب ہے اور جس کے تمام کام حکمتوں پر مبنی ہیں مجھے غلبہ عطا کرے گا اور میری اس ہجرت کے اعلیٰ نتائج عطا فرمائے گا- حضرت ابراہیمؑ نے اپنا مولد اور (فدان آرام) چھوڑ دیا اور حاران (حران) کی طرف چلے گئے-

س- حرآن شہر کہاں واقع ہے؟

ج- حرآن شہر کلدی علاقہ اور شام کے درمیان تھا- جب چلڈیا سے چلیں تو فلسطین کی طرف راستہ میں یہ شہر آتا ہے- یہ بڑا بھاری شہر تھا- تمام تجارتی قافلے یہاں ٹھہرا کرتے تھے اور اسے تجارتی دروازہ کہتے تھے- اس کے علاوہ یہ مذہبی سنٹر بھی تھا اور یہاں ایک بہت بڑا مندر چاند دیوتا کا تھا وہ لوگ جو چاند کے پرستار تھے وہ اس جگہ آتے اور نذرانے وغیرہ چڑھاتے تھے-

س- حضرت ابراہیمؑ نے اپنا وطن کیوں چھوڑ دیا تھا؟

ج- حضرت ابراہیمؑ نے اپنا وطن اس لئے چھوڑا تھا کہ آپ کا باپ مشرک تھا اور قوم بھی بت پرست اور ستارہ پرست تھی اور یہ اختلاف اس قدر بڑھ گیا تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے آخر ہجرت کر لی-

س- حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ کس نے ہجرت کی؟

ج- حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ان کی بیوی حضرت سارہؓ اور ان کے بھتیجے حضرت لوطؑ نے ہجرت کی-

س- حضرت سارہؓ کون تھیں اور لفظ سارہ کے کیا معانی ہیں؟

ج- حضرت سارہؓ حضرت ابراہیمؑ کے چچا اران کی بیٹی تھیں اور آپ کی زوجہ مطہرہ-
سارہ کے معنی خوش کرنے والی-

س- حضرت ابراہیمؑ نے جاتے ہوئے اپنے باپ سے کیا وعدہ کیا تھا؟

ج- حضرت ابراہیمؑ نے جاتے ہوئے اپنے باپ سے یہ وعدہ کیا کہ میں آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا-

س- کیا مشرک کے لئے دعا کرنا جائز ہے؟

ج- حضرت ابراہیمؑ کا اپنے مشرک باپ کے لئے یہ دعا کرنے سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ مشرک کے لئے زندگی میں دعا کرنا جائز ہے- بلکہ مرنے کے بعد بھی ایسے مشرک کے لئے دعا کرنا جائز ہے جس پر اتمام حجت کی سند نہ ملے-

س- حضرت ابراہیمؑ کا بارگاہ الٰہی میں اپنے باپ کے لئے استغفار کرنے پر خدا تعالیٰ نے آپ پر کیا ظاہر کیا؟

ج- جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو بذریعہ وحی یہ بتا دیا کہ آذر ایمان لانے والا نہیں ہے تو آپ نے آزر سے اپنی برأت کا صاف صاف اعلان کر دیا اور اس سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا کیونکہ وہ خدا کا دشمن تھا-

س- حضرت ابراہیمؑ نے اپنے والد کے لئے دعا کیوں مانگی؟

ج- حضرت ابراہیمؑ فرماتے ہیں کہ میرا خدا حفی ہے انتہائی خیر خواہ ہے اور والدین میں اس کی صفت کا ادنیٰ پرتو ہوتا ہے- اس لئے محبت الٰہی کا یہ تقاضا ہے کہ میں اس کے لئے بھی دعا کروں. جس کے وجود میں صفات الٰہیہ کا ظہور ہو-

س- حاران سے حضرت ابراہیمؑ نے کہاں ہجرت کی؟

ج- حضرت ابراہیمؑ نے خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق حاران سے کنعان (فلسطین) کی طرف ہجرت کی اور یہ زمین آئندہ ان کی اولاد کے لئے مقرر کر دی گئی تھی-

حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ حضرت سارہؓ، حضرت لوطؑ اور ان کی بیوی نے بھی ہجرت کی تھی-

○ "میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے- کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کو سمجھیں انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یاد رکھئے

(1) 13 فروری 1835ء بمطابق 14 شوال 1250 ہجری کو بروز جمعہ طلوع فجر کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ولادت ہوئی- آپ کے ساتھ ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا- وہ جلد ہی فوت ہو گئی-

(2) 1842ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے منشی فضل الٰہی صاحب سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنی شروع کی-

(3) 1846ء میں مولوی فضل احمد صاحب سے حضرت صاحب نے صرف و نحو کی تعلیم پائی-

(4) 1852ء میں حضرت صاحب کی پہلی شادی حرمت بی بی صاحبہ سے ہوئی- یہی وہ موقعہ ہے جب آپ نے کثرت سے مطالعہ کا آغاز کیا-

(5) 1853ء میں نحو منطق حکمت اور دیگر مروجہ علوم کی تعلیم مولوی گل علی شاہ صاحب سے حاصل کی- اسی زمانہ میں طب کی بعض کتب اپنے والد ماجد سے پڑھیں- 1853ء ہی میں حضرت صاحب کے پہلے بیٹے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی ولادت ہوئی-

(6) 1855ء میں مرزا فضل احمد صاحب تولد ہوئے-

(7) 1864ء میں سیالکوٹ میں ملازمت کا آغاز جو 1868ء تک جاری رہا- انہی ایام میں آپ کو کچھ الٰہی اشارات موصول ہوئے- 1864ء ہی میں آپ نے عیسائی پادریوں سے مناظروں کا آغاز کیا-

(8) 1868ء میں حضرت صاحب کی والدہ ماجدہ حضرت چراغ بی بی صاحبہ کا انتقال ہوا- مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ بعض مسائل میں مباحثہ کی تیاری کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے-

(9) 1870ء میں ملک کے مختلف اخبارات میں مذہبی مضامین کے سلسلے کا آغاز کیا گیا-

(10) 1873ء میں فارسی میں منظوم کلام کہنا شروع کیا-

(11) 1874ء میں رویاء میں فرشتہ کو دیکھا جس نے ایک نان آپ کو پیش کرتے ہوئے کہا "تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے"

(12) 1875ء میں حضرت صاحب کے والد ماجد نے بیت اقصیٰ کی بنیاد رکھی جو جون 1876ء میں مکمل ہوئی- حضرت صاحب نے آٹھ یا نو ماہ تک لگاتار روزے رکھے-

(13) 1876ء میں حضرت میر ناصر نواب صاحب قادیان میں پہلی بار تشریف لائے- اسی سال حضرت صاحب کی ملاقات مولوی عبد اللہ غزنوی صاحب اور دوسرے اہل اللہ سے ہوئی- اسی سال 2 جون کو حضرت صاحب کے والد ماجد کی وفات ہوئی-

(14) 1877ء میں حضرت صاحب کے خلاف پہلا مقدمہ ایک عیسائی رلیا رام کی طرف سے ہوا جو مقدمہ ڈاکخانہ سے مشہور ہے- اور حضرت صاحب کو اس مقدمہ میں بری قرار دیا گیا- 1877ء ہی میں آپ نے سیالکوٹ کا سفر اختیار کیا- 1877ء ہی میں منشی سراج الدین صاحب بانی اخبار زمیندار کی قادیان میں آمد ہوئی-

(15) 1878ء میں 9 فروری تا 9 مارچ اخبار سفیر ہند میں آریہ سماج کے خلاف حضرت صاحب کا انعامی مضمون شائع ہوا- انعام کی رقم پانچ سو روپیہ تھی- پنڈت کھڑک سنگھ اور باوا نارائن سنگھ کے ساتھ حضرت صاحب کی قلمی جنگ ہوئی-

(16) 1879ء میں 21 مئی تا 17 جون برہمو سماج کے لیڈر پنڈت اگنی ہوتری سے ضرورت الہام کے متعلق تحریری مباحثہ اور تصنیف براہین احمدیہ کی ابتدا ہوئی- اس کی طباعت اور اشاعت کا اعلان کیا گیا-

(17) 1880ء میں براہین احمدیہ حصہ اول و دوئم دس ہزار روپے کے انعامی چیلنج کے ساتھ اشاعت پذیر ہوئی- اسی سال حضرت صاحب پر قولنج زہیری کا خطرناک حملہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اعجازی طور پر شفا عطا فرمائی-

ایک اچھی بات

ہر ایک کام شروع کرتے وقت اس بات کا دھیان کرنا چاہئے کہ آیا یہ کام خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تو نہیں-

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں-

خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ دینی اور تمدنی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک بجائے اس کے کہ بڑی عمر کے لوگ انہیں کریں ان کے ہم عمر ہی انہیں ان کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دے دیا کریں- اگر بڑی عمر کے لوگ یہ کہیں کہ (عبادت) کرو تو ممکن ہے وہ اس پر کسی قدر برا منائیں لیکن اگر ہم عمر کہیں گے (عبادت) کرو تو وہ اس تحریک کو جلد قبول کرنے کے لئے تیار ہوں گے اور وہ چونکہ آپس میں لڑ جھگڑ بھی لیتے ہیں اس لئے ان میں افسردگی اور مردنی پیدا نہیں ہو سکتی- غرض خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ ہے کہ نئی پود دینی رنگ میں رنگین ہو جائے اور وہ ایک دوسرے سے مل کر تعلیم و تربیت کا انتظام کرنے والی ہو-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

عام طور پر لوگ چھوٹے بچوں سے پوچھتے ہیں آپ امی سے زیادہ پیار کرتے ہیں یا ابو سے۔ یا اسی سوال کو پلٹ کر یوں پوچھتے ہیں امی زیادہ پیار کرتی ہے آپ سے یا آپ کے ابا۔ اور جب یہ سوال پوچھا جاتا ہے تو اگر ماں باپ قریب ہی ہوں تو بچہ دونوں کی طرف دیکھنے لگتا ہے۔ اور سوچتا ہے کہ کیا جواب دوں۔

بعض اوقات وہ آہستگی سے کہہ دیتا ہے امی سے زیادہ پیار ملتا ہے۔ لیکن وہ یہ بات کہتا اس طرح ہے کہ باپ کو پتہ نہ چل جائے۔ کیونکہ باپ بہرحال اس بات کو پسند نہیں کرے گا کہ اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ وہ اتنا پیار نہیں کرتا جتنا بچے کی امی پیار کرتی ہے۔ بہرحال یہ سوال ایک الجھن پیدا کر دیتا ہے۔ پیار تو ماں بھی کرتی ہے اور باپ بھی کرتا ہے لیکن عام طور پر یہ نہیں سمجھا جاتا کہ دونوں کے پیار کرنے کا طریق مختلف ہے۔ اور بچہ تو خاص طور پر یہ بات سمجھ نہیں سکتا۔ اس لئے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بچے کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو اگرچہ وہ چیز ملنی تو باپ سے ہوتی ہے لیکن وہ ماں کے پاس جاتا ہے کہ مجھے یہ چاہئے۔ ماں کہتی ہے اپنے باپ سے کہو۔ بچہ کہتا ہے نہیں آپ ان سے کہیں گویا کہ وہ ماں سے اپنے آپ کو زیادہ قریب سمجھتا ہے اور باپ کو اپنے آپ سے کچھ فاصلے پر دیکھتا ہے۔ یہ محض اس لئے کہ بچہ اس بات کو محسوس ہی نہیں کر سکتا کہ ماں کے پیار کا رنگ اور ہوتا ہے اور باپ کے پیار کا رنگ اور۔ اگرچہ دونوں اپنے بچے سے پیار کرتے ہیں۔ باپ اپنے بچے کی ضروریات پورا کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے اور ماں بھی اپنے بچے سے ہر لحہ پیار کا اظہار کرتی رہتی ہے۔

اسی الجھن کے پیش نظر ایک بچے نے جو جوان ہو گیا اور اس کی شادی بھی ہو گئی اپنے ان ایام کو دہرانے کی کوشش کی۔ وہ بچہ لکھتا ہے "بچپن میں یوں ہوتا تھا کہ ذرا ذرا سی بات پر ماں مجھے گود میں اٹھا لیتی اور مجھ پر واری واری جاتی۔ باپ کھڑا دیکھتا رہتا۔ اور ایک فقرہ بھی نہ کہتا۔ ماں کا پیار ظاہرہ طور پر اس طرح ملتا تھا کہ دل میں گھر کر جاتا تھا۔ اور باپ کے متعلق ہمیشہ یہ خیال رہتا تھا کہ سخت قسم کا آدمی ہے۔ مثلاً میں نے سائیکل خریدی۔ میں نے کیا خریدی۔ خرید کر تو باپ نے دی تھی۔ ماں نے نہیں خرید کر دی تھی۔ لیکن جب میں چلانے لگا اور اچھی طرح نہ چلا سکا اور گر گیا تو باپ تو دور کھڑا دیکھ کر ہنستا رہا اور ماں فوراً لپکی اور اس نے مجھے اپنی بانہوں میں لے لیا۔ مجھے اس وقت یوں لگا کہ ابا کو مجھ سے پیار نہیں ہے۔ ماں کو پیار ہے۔ اسی طرح گھر کی دیگر باتوں میں بھی یہی محسوس کرتا تھا کہ میں کچھ فاصلے پر سکول میں چلا گیا۔ وہاں سے جب گھر آتا تو ماں اٹھا کر پیار کرتی۔ اور باپ اپنے کام میں مصروف رہتا۔ کن انکھیوں سے مجھے دیکھتا تو ضرور اور مجھے پتہ بھی چل جاتا کہ دیکھ رہا ہے۔ لیکن کوئی اظہار نہ کرتا۔ اس کے بعد کالج میں چلا گیا۔ کالج میں جا کر دو تین سال وہیں رہنا پڑا۔ مجھے باقاعدگی کے ساتھ چیک ملتے رہے۔ جو فیس اور میرے اخراجات تھے۔ لیکن ساتھ ہی اس قسم کے خطوط بھی ملتے رہے کہ تمہارے جانے سے اب میرے گھر کا لان بالکل صاف رہتا ہے۔ تم تو فٹ بال کھیلتے ہوئے' ہاکی کھیلتے ہوئے' اسے خراب کر دیتے تھے۔ اور جب میں کالج سے گھر آتا تو باپ کچھ بھی نہ پوچھتا۔ اور ماں ساری باتیں پوچھتی۔ استاد کیسے ہیں پڑھائی کیسی ہے۔ تم وہاں کس طرح رہتے ہو۔ کبھی طبیعت خراب تو نہیں ہوئی۔ ٹھیک ٹھاک تو ہو نا۔ یہ سب باتیں ماں پوچھتی تھی۔ باپ ہنستا رہتا۔

جب کالج سے واپس آیا تو شادی کا انتظام ہو گیا۔ شادی میں میں نے دیکھا کہ باپ تصویریں لے رہا ہے۔ اور ہر لمحے کی تصویریں لینے کی کوشش کرتا ہے۔ حتیٰ کہ بعد میں میرا یہ البم ایک دوست نے دیکھا تو کہنے لگا ان تصویروں میں سب لوگ موجود ہیں تمہارے ابا نہیں ہیں۔ تو مجھے خیال آیا کہ ابا کو اپنی تصویر کھنچوانے کا خیال ہی نہیں آیا وہ میری شادی پر میری تصویریں کھینچنے میں اتنے محو تھے کہ اپنی کوئی تصویر ہی نہیں کھچوائی۔

اس کے بعد میں نے الگ گھر لے لیا۔ سامان باندھ لیا اور جب جانے لگے تو میں نے دیکھا کہ باپ نے رومال ہاتھ میں لیا ہوا ہے اور جسے ہم کہتے ہیں سک رہا ہے۔ گویا کہ ناک اس کی بہہ رہی ہے اور وہ اسے صاف کر رہا ہے اور یوں لگتا تھا کہ دل ہی دل میں اسے اس بات کا اتنا احساس ہے کہ اظہار بھی نہیں کرتا اور روک بھی نہیں سکتا۔ بات کرتا نہیں اور بات کی بھی نہیں جاتی۔ لیکن ایسے لگتا ہے کہ رو رہا ہے۔ جب میں نے یہ سین دیکھا تو مجھے محسوس ہوا کہ باپ ماں سے کم محبت نہیں کرتا۔ لیکن باپ کے محبت کرنے کا طریق ماں کی محبت سے بالکل جدا ہے ماں ظاہرہ طور پر محبت کرتی ہے۔ بہت محبت کرتی ہے یعنی محبت کا اظہار کرتی ہے۔ باپ اپنے بیٹے سے محبت تو کرتا ہے لیکن اسے ایک خاص پیٹرن پر چلانا چاہتا ہے جب میں سائیکل سے گرتا تھا اور باپ آگے نہیں بڑھتا تھا تو باپ دراصل دل میں یہ کہہ رہا ہوتا تھا کہ میرا بیٹا اب خدا کے فضل سے آہستہ آہستہ ٹھیک ہی سائیکل چلانے لگے گا۔ گرے۔ تو نہیں۔ گرا ہے تو کوئی بات نہیں۔ جوان گرا ہی کرتے ہیں۔ حالانکہ میں جوان تو نہیں تھا۔ لیکن باپ اپنے بچے کو ہمیشہ جوان ہی سمجھتا ہے۔ چاہے وہ چھوٹا ہی ہو۔ اسے دیکھتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ وہ بڑے بڑے کام کرے۔ مشقت کے کام کرے۔ دوسروں سے بہتر کام کرے۔ اور اس لئے وہ خود آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ نہیں بٹاتا۔

جب میں نے ان تمام معاملات پر اس طرح سوچا تو میرے دل نے اس بات کی گواہی دی کہ میرا باپ شروع ہی سے مجھ سے محبت کرتا چلا آیا ہے اور محبت کر رہا ہے اور محبت کرتا رہے گا۔ صرف وہ مجھے ایک بہتر مضبوط جوان دیکھنا چاہتا ہے اور شروع ہی سے یہ محسوس کر رہا تھا کہ میرا بیٹا جوان ہو رہا ہے" اس کی یہ بات پڑھ کر خیال آیا کہ یہ بات بالکل درست ہے کہ ماں بھی بچے سے پیار کرتی ہے اور باپ بھی بچے سے پیار کرتا ہے لیکن بچہ اس لئے یہ کہتا ہے کہ ماں زیادہ پیار کرتی ہے کہ ماں کے پیار کا اظہار ہوتا ہے اور باپ کے پیار کا اظہار نہیں ہوتا۔ دل میں پیار ہوتا ہے اور مستقبل کی امنگیں جوان ہو رہی ہوتی ہیں۔ باپ اس طرح بچے کو نہیں لیتا جس طرح ماں اپنے بچے کو اپنی بانہوں میں سنبھال لیتی ہے۔

بچے اس بات کو نہیں سمجھ سکتے کہ ماں زیادہ پیار کرتی ہے یا باپ زیادہ پیار کرتا ہے۔ یا دونوں ایک جیسا پیار کرتے ہیں۔

بہرحال آپ اپنے گھر کا جائزہ لیجئے اپنا جائزہ لیجئے۔ مائیں اپنا جائزہ لیں۔ باپ اپنا جائزہ لے اور دیکھیں کہ بچہ جس کی داستان ہم نے سنائی ہے اس نے کہاں تک درست باتیں بیان کی ہیں۔

یادرفتگان

ڈاکٹر مجیدہ طاہرہ لاہور

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ

ناچیز کی والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ملک عنایت اللہ صاحب نیو گارڈن ٹاؤن لاہور بتاریخ 23- اگست 1994ء کو خالق حقیقی کے دربار میں حاضر ہو گئیں۔ آپ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ آپ محترم مولانا محمد سلیم صاحب آف کلکتہ (سابق مربی بلاد عربیہ) کی ہمشیرہ تھیں اور محترم مولوی عبد الرحمان صاحب انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری و محترم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مربی ہالینڈ انڈونیشیا و انگلستان کی بھاوج تھیں بچپن سے ہی خدا تعالیٰ سے عشق تھا۔ نہایت چھوٹی عمر میں عبادت کی پابند ہو گئی تھیں۔ گھر سے باہر کھیلتے ہوئے اگر عبادت کا وقت ہو جاتا تو وہیں زمین پر عبادت ادا کر لیتی تھیں۔ اور ہمیں ہمیشہ روزانہ شام کو اس بات پر ڈانٹ پڑتی کہ کس کس نے آج کون کون سی عبادت نہیں کی۔ اپنی شادی کے بعد زیادہ وقت اولاد کی تعلیم و تربیت میں گزارا اور ہم سب کو بھی ہمیشہ عبادات کا پابند بنانے میں کوشاں رہیں۔

آپ میں احمدیت کی سچی تڑپ پائی جاتی تھی۔ اس لئے آپ نے دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد قادیان میں دینیات کلاس میں داخل ہو کر دو سال تعلیم حاصل کی۔ جس میں محترمہ بیگم نواب مسعود احمد خان صاحب ان کی کلاس فیلو تھیں ہماری والدہ محترمہ کو دینی کتب کے مطالعہ کا بھی بے حد شوق تھا۔ ہمیں بچپن ہی میں احادیث اور نبیوں کے حالات ازبریاد کروا دیئے تھے۔

آپ نے دینی اور دنیوی دونوں قسم کی تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا عبادت اور کلام الٰہی پر سب سے زیادہ توجہ دی نہ صرف خود کثرت سے کلام الٰہی پڑھتی تھیں بلکہ سینکڑوں احمدی اور غیر از جماعت بچوں کو کلام الٰہی پڑھایا۔ آج یہی بچے بڑے بڑے عہدوں پر پہنچے ہوئے ہیں خود صبح اٹھ کر باقاعدگی سے بلند آواز میں بڑی خوش الحانی سے کلام الٰہی پڑھتیں۔ اور پھر گھر کے کام کاج میں مصروف ہو جاتیں۔ ان کی میٹھی اور سریلی آواز آج بھی کانوں کو سنائی دیتی ہے۔

والدہ محترمہ نے اسلامیہ پارک لاہور میں بطور جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کی خدمت 10/12 سال تک ادا کی۔ بعد میں صحت کی خرابی کی وجہ سے جماعت کے کاموں میں اتنی چستی سے حصہ نہ لے سکیں۔ اپنے بھائی محترم مولانا محمد سلیم صاحب اور پھر ہمشیرہ صفیہ نسیم کی 1990ء میں وفات کے بعد اکثر و بیشتر بیمار رہنے لگیں۔ پہلے ہائی بلڈ پریشر اور Angina کی تکالیف تھیں اور پھر Ostroporosis کی وجہ سے کمر میں شدید درد بھی رہنے لگا۔ 1990ء میں گردے کی تکلیف بھی شروع ہو گئی جس سے صحت زیادہ خراب ہو گئی۔ آخر "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" وہ اکثر گنگنایا کرتی تھیں۔

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

آپ نہایت نیک۔ پرہیزگار مخلص اور صابر خاتون تھیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نیک نمونے کو اختیار کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قارئین سے بھی والدہ محترمہ کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ دعا کریں خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشید الدین چوہدری

محترم چوہدری اللہ بخش زراعتی صاحب

ولادت ہمارا آبائی گاؤں عینو والی کاہلواں تحصیل و ضلع نارووال ہے مگر والد صاحب محترم چوہدری اللہ بخش صاحب زراعت ماسٹر کی ولادت غالباً 95-1894 میں موضع پہاڑی پور نزد سانگلہ ہل ہوئی تھی۔ صحیح تاریخ معلوم نہیں۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ 2-1901ء میں جب طاعون پنجاب میں پھیلی تو آپ چھ سات سال کے تھے اور آپ کو اچھی طرح یاد ہے کہ کون کون سے رشتہ دار ایک ہی دن میں طاعون سے ہلاک ہو گئے تھے۔

تعلیم آپ نے پرائمری تک تعلیم تو عینو والی کے سکول میں حاصل کی مڈل کا امتحان قصبہ سنکھترہ (نزد عینو والی) سے پاس کیا اور پھر کچھ عرصہ زمیندارہ کی دیکھ بھال کی اور پھر سکول ماسٹر کی ملازمت اختیار کی اور اس میں کئی جگہ آپ کی تقرری ہوتی رہی۔

انتخاب بطور ہیڈ ماسٹر مڈل کا عجیب واقعہ 1932ء میں آپ نے ماڈل ٹاؤن لاہور آکر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے تقرری بطور ہیڈ ماسٹر مڈل سکول کی درخواست دے رکھی ہے آپ مجھے چوہدری رحمت علی ناگرا صاحب صدر تعلیمی کمیٹی کے نام سفارشی چٹھی لکھ دیں۔ حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں تو انہیں جانتا نہیں جس پر والد صاحب نے عرض کیا کہ پھر بھی آپ خط لکھ دیں اور ساتھ خاص دعا کریں چوہدری صاحب کی چٹھی پر تو ناگرا صاحب نے کوئی توجہ نہ دی مگر چوہدری صاحب کی دعا عجیب رنگ لائی۔ چنانچہ جب آپ انتخاب کمیٹی کے سامنے پیش ہوئے تو ممبر بورڈ نے آپ کو کہا کہ تم بڑے جونیئر ٹیچر ہو اپنے حق کے لئے کوئی دلیل دو والد صاحب کو اس وقت تو کوئی دلیل نہ سوجھی تاہم آپ نے کہا ضلع بھر میں جو جاٹ قوم کے ساتھ تعلق رکھنے والے ٹیچر ہیں ان سب سے سینئر ہوں اس پر انسپکٹر آف سکول نے ہیڈ کلرک سے پوچھا کہ کیا کوئی جاٹ بھی مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر ہے اس نے کہا کہ کوئی نہیں۔ جس پر سینئر ممبر بورڈ نے حکم دیا کہ جاٹ قوم میں سے جو سینئر ہے اسے ہیڈ ماسٹر مقرر کیا جاوے تو اس طرح چوہدری صاحب کی دعا قبول ہوئی اور آپ ہیڈ ماسٹر مڈل سکول منتخب ہو گئے۔

شدید بیماری اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی شفقت ہم لوگ دسمبر 1937ء میں قادیان جلسہ پر گئے ہوئے تھے اس سال شدید سردی پڑی چنانچہ واپسی پر والد صاحب میری چھوٹی بہن امتہ الحمید اور چھوٹے بھائی عزیز مبارک احمد کو نمونیا ہو گیا مقامی طبیب کی دوائی سے کوئی افاقہ نہ ہوا چنانچہ عزیز مبارک احمد کی وفات ہو گئی۔ ان دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ ابا جان نے رات کو مفصل حالات کا خط حضرت صاحب کی خدمت میں لکھا اور نائب مدرس کو کہا کہ کنجوانی ریلوے اسٹیشن ماسٹر کو پہنچا دو تاکہ سحری کے وقت جو گاڑی لاہور کے لئے جاتی ہے اس کے گارڈ کے ہاتھ یہ خط لاہور پہنچا دیا جاوے تاکہ وہ لاہور پہنچتے ہی یہ خط ڈاک خانہ میں ڈال دے۔ یہ رات اور اگلا دن بڑی تکلیف میں گزرا آپ دعا ہی کرتے رہے کہ مولا خاص فضل فرما۔ شام کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ڈاکٹر اور ایک اور احمدی بھائی کنجوانی پہنچ گئے اور بتایا کہ پیارے امام کے حکم سے آئے ہیں امیر صاحب لائل پور کو تار کے ذریعہ ارشاد ہوا تھا کہ فوراً کنجوانی جا کر ماسٹر اللہ بخش کا پتہ لو۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب رندھاوا ماموں کانجن میں پریکٹس کرتے تھے اسی روز لاہور پیارے امام کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں بھی تاکید کی کہ فوراً کنجوانی جا کر ماسٹر صاحب کا علاج کرو۔ جو ادویات ان کے پاس تھیں ان سے علاج شروع کیا گیا اور مزید ادویات لائل پور تار دے کر اگلے دن منگوا لی گئیں۔ سب تعریف اللہ کے لئے کہ پیارے امام کی دعا سے خدا تعالیٰ نے والد صاحب اور چھوٹی بہن کو صحت دے دی اس واقعہ کا گاؤں کے نمبردار' ذیلدار اور دیگر لوگوں پر بڑا اثر ہوا۔

قادیان مستقل رہائش اس واقعہ کے بعد 1939ء میں میرا ایک اور چھوٹا بھائی عبدالمجید جو ایک سال سے زائد عمر کا تھا وہ بھی اسی گاؤں میں وفات پا گیا جس پر والدہ صاحبہ کو شدید غم اور صدمہ ہوا چنانچہ والد صاحب ہمیں لے کر قادیان چند دن کے لئے آ گئے اور ساڑھے تین روپیہ ماہوار پر ایک مکان کرایہ پر لے لیا۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ اب ہم قادیان ہی رہیں گے۔ والد صاحب نے تین سال سے امانت فنڈ تحریک جدید میں پانچ روپیہ ماہوار جمع کروانے شروع کئے ہوئے تھے جو 180 روپے ہو گئے۔ آپ نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ دس مرلہ زمین محلہ دارالعلوم میں خرید لو۔ سستا زمانہ تھا مبلغ سات روپیہ بارہ آنہ کی ایک ہزار پختہ اینٹ موقع پر پہنچتی تھی۔ آپ عینو والی گئے اور اراضی فروخت کر کے مبلغ آٹھ صد روپیہ لے آئے۔ پیارے امام کی طبیعت خراب تھی آپ نے بنیادی اینٹ پر دعا کر دی اور آپ کے ارشاد کے ماتحت حضرت مولانا شیر علی صاحب نے یہ اینٹ بنیاد میں نصب کی اور اس طرح خدائی تصرف کے ماتحت ہمارا دو کمروں کا مکان تیار ہو گیا۔ اب ہم قادیان اور والد صاحب چک نمبر 562 ضلع لائل پور بڑی مشکل تھی آپ چونکہ الفضل کے خریدار تھے۔ اعلان ہوا کہ ایک ٹرینڈ زراعت ماسٹر کی ضرورت ہے مگر کوئی نہ آیا پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اساتذہ کو پیش کش کی گئی کہ کوئی ٹیچر انجمن کے خرچ پر زراعتی کالج لائل پور سے ایک سال کی ٹریننگ لے آئے مگر کوئی تیار نہ ہوا۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب ناظر تعلیم تھے آپ نے والد صاحب کو ارشاد فرمایا کہ چونکہ آپ انجمن کے ملازم نہیں اس لئے آپ اپنے ذاتی خرچ پر اگر ایک سال کی ٹریننگ حاصل کر آویں تو آپ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں زراعت ماسٹر لگا لیں گے اور 70-3-55 روپیہ کا گریڈ دے دیں گے جبکہ بی ٹی ٹیچر کا گریڈ 60-3-45 روپیہ تھا نیز سابقہ سروس بھی پنشن کے لئے شمار کریں گے۔ اس طرح والد صاحب نے اپنے ذاتی خرچ پر ٹریننگ حاصل کر لی اور پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں آپ کی تقرری ہو گئی اور سابقہ 25 سالہ ملازمت چھوڑ دی۔ قیام پاکستان کے وقت آپ نے حفاظت مرکز کے لئے درویشوں میں اپنا نام لکھوا دیا اور آپ قادیان رہے جبکہ ہم سب پاکستان آ گئے مگر چنیوٹ میں سکول شروع کرنے کے موقع پر حضرت امام جماعت کے ارشاد سے قادیان سے چنیوٹ آ گئے۔

قادیان چنیوٹ اور ربوہ میں سکول ٹیچر کے علاوہ بورڈنگ کے ٹیوٹر کے طور پر خدمات سر انجام دیں۔

جماعتی خدمات مسلسل بیس سال تک صدر محلہ دارالصدر شمالی رہے اس کے علاوہ دس سال تک زعیم انصار اللہ کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔ محلہ کے احباب میں ہر دلعزیز تھے ہر ایک کے ساتھ محبت و شفقت کا سلوک کرتے اگر کسی محلہ دار کی بیماری کا علم ہوتا تو فوری طور پر تیمارداری کرتے اور ان کی ضروریات کا خاص خیال رکھتے۔ آپ کو حقوق عباد کا بڑا فکر رہتا تھا۔ مستحق احباب یا بیوگان کی ضرورت کے لئے ہمیشہ امداد دیتے۔ جب 1956ء میں آپ دیگر تین اساتذہ کے ہمراہ سکول کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے تو پیارے امام کا الفضل مورخہ 5- جون 1956ء میں جو پیغام شائع ہوا اس میں آپ نے فرمایا ان لوگوں نے اپنے اپنے وقت میں اپنے کام کو نہایت جانفشانی سے پورا کیا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے حسن خدمت کو قبول فرمائے اور ان کے ریٹائر ہونے کے بعد کی زندگی بھی نہایت خوشگوار اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کے نیچے گزرے اور اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو (دین) کی خدمت کی توفیق بخشتا رہے"

مالی قربانی آپ نے قبول احمدیت کے دن سے لے کر آخری دم تک ہمیشہ اپنی استطاعت کے مطابق تمام مالی قربانیوں میں حصہ لیا۔ تحریک جدید دفتر اول سے ہی اپنا اور ہماری والدہ صاحبہ کا نام شروع دن سے چندہ ادا کر کے آخر تک شامل رکھا۔ اس کے علاوہ حفاظت مرکز قادیان کے چندہ اور دیگر لازمی اور طوعی چندہ جات اور مالی قربانیوں میں حصہ لیا اور اپنی اولاد کو اس کی متواتر تاکید کی۔

توکل اور قناعت ہمیشہ سادہ زندگی اختیار کی مال کی طمع اور حرص کو کبھی قریب نہ آنے دیا۔ ہمیشہ خدا کے شکر گزار رہے توکل کا یہ مقام تھا کہ اگر میں نے کبھی کسی کام کے لئے کسی کی سفارش کے لئے کہا تو مجھے فرمایا کرتے تھے کہ اپنی جائز تدبیر اور کوشش کے بعد خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ اکثر فرماتے "کار سازِ ما بہ فکرِ کارِ ما" یعنی ہمارے کارساز (خدا تعالیٰ) کو ہمارے کام کا خود فکر ہوتا ہے۔

عبادت اور امامت سے محبت و عشق جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میں نے دیکھا کہ بیماری کی حالت میں بھی نصف شب کی عبادت پر دوام رکھا۔ ہر عبادت کے لئے بیت الذکر تشریف لے جاتے خواہ بارش ہو یا آندھی۔ گھر میں بھی فرماتے کہ پہلے عبادت کر لیں بعد میں تسلی سے کھانا کھائیں گے۔ ہمیشہ کوشاں رہتے کہ امام جماعت سے مصافحہ ہو جاوے 1991ء کے جلسہ پر قادیان گئے جبکہ انفرادی ملاقاتیں نہیں ہو سکتی تھیں بڑے غمگین ہوئے آخر میں نے کہا کہ کل صبح سویرے آپ کی ملاقات کروا دوں گا۔ چنانچہ اگلے دن صبح کی دھند میں آپ کو جلسہ گاہ سے جو گلی قادیان کے اندرون محلہ جاتی ہے اس کے پاس لے گیا پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بہشتی مقبرہ سے واپسی پر وہاں سے گزرنا تھا۔ تو اس طرح آپ نے والد صاحب دیکھ کر شرف معانقہ بخشا اور بہت خوش ہوئے والد صاحب بھی بے حد خوش ہوئے اور فرمایا سفر کی ساری کوفت جاتی رہی 1989ء سے 1993ء تک باقاعدہ لندن جا کر جلسہ میں شرکت فرمائی۔

صداقت ہمیشہ سچ بولنا اختیار کیا خواہ اس میں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اردن میں ہنگامے

ماضی میں پاکستان کے صدر ایوب خان کی حکومت کے خلاف ہنگاموں کا سبب چینی کی قیمت میں معمولی اضافہ بنا تھا۔ اب اردن سے خبر آئی ہے کہ وہاں کی حکومت نے روٹی کی قیمت میں اضافہ کر دیا جس کے نتیجے میں ملک میں ہنگامے ہو گئے اور بات اتنی بڑھ گئی کہ فوج طلب کر لی گئی۔ اردن کے شاہ حسین نے پارلیمنٹ توڑ دی۔ کئی مقامات پر پولیس اور مظاہرین کے درمیان جھڑپیں ہوئیں جس کے نتیجے میں متعدد افراد ہلاک ہو گئے۔ مظاہرین نے سرکاری عمارتوں کو آگ لگادی اور خوراک کے گودام لوٹ لئے۔ ہنگاموں پر قابو پانے کے لئے ملک کے جنوبی حصوں میں فوج طلب کر لی گئی۔ حکومت نے روٹی کی قیمت دوگنا کر دی تھی جس پر بائیں بازو کی جماعتوں نے مظاہرے کرنے کا اعلان کر دیا۔

اردن کے شاہ حسین نے پارلیمنٹ کے ایوان زیریں کو توڑ دیا ہے۔ شاہ نے یہ اقدام ملک کے جنوبی حصوں میں روٹی کی قیمت بڑھنے پر ہونے والے ہنگاموں کے بعد کیا۔ شاہ حسین نے الزام لگایا ہے کہ یہ ہنگامے غیر اسلامی جماعتوں نے کرائے ہیں جن کے بیرونی ملکوں سے رابطے ہیں۔ بیرونی ملکوں کے بارے میں شاہ حسین نے بتایا کہ عراق کے لوگ اس میں ملوث ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل عراق کی حکومت کے باغی جو صدر صدام حسین کے داماد تھے پناہ لینے کے لئے اردن آئے تو شاہ حسین نے ان کو سیاسی پناہ دے دی تھی۔ اس وقت عراق اور اردن کے تعلقات خاصے کشیدہ ہو گئے تھے۔ حالانکہ اردن وہ واحد عرب ملک ہے جس نے 1990ء کی خلیج کی جنگ میں عراق کی حمایت کی تھی۔ اس وقت سارے عرب اور اسلامی ممالک مغربی ملکوں کی شہ پر عراق کے خلاف تھے کیونکہ عراق نے کویت پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔

OOO

تانسو چیلر اربکان کی حمایت میں

ترکی کی پالیسیوں میں جو تبدیلیاں آرہی ہیں وہ اب زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آچکی ہیں۔ گزشتہ دنوں ترکی کی مخلوط کے سربراہ اور اسلامی رفاہ پارٹی کے صدر وزیراعظم پروفیسر نجم الدین اربکان نے ایران کا دورہ کر کے اس کے ساتھ گیس کی فراہمی کا ایک بڑا معاہدہ کیا تھا امریکہ نے جو ایران کو دہشت گردی کے الزامات میں الگ تھلگ کرنا چاہتا ہے اس معاہدے کی سخت مخالفت کی تھی۔ لیکن ماضی میں امریکہ اور مغربی ممالک کی اہم حلیف سابق وزیراعظم مسز تانسو چیلر نے اپنے اتحادی وزیراعظم پروفیسر اربکان کی اس مسئلے پر حمایت کی ہے۔ مسز تانسو چیلر وزیر خارجہ کے طور پر حکومت میں شامل ہیں۔ انہوں نے امریکہ کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ میرے ملک نے ایک نئی خارجہ پالیسی پر عمل شروع کر دیا ہے۔ اس میں اسلامی ملکوں سے تعلقات کو فروغ دینے پر زور دیا گیا ہے۔ ماضی میں ترکی خود کو اسلامی ملک کہنے پر تیار نہ ہوتا تھا۔ اور اسلامی سربراہی کانفرنس میں اس کی شمولیت سربراہی سطح پر نہ ہوتی تھی۔

مسز چیلر نے پروفیسر اربکان کی جو حمایت کی ہے اس نے اربکان حکومت کی پوزیشن کو مضبوط کر دیا ہے۔ مسز تانسو چیلر نے کہا کہ ترکی کو مشرق اور مغرب کے درمیان ایک پل کی حیثیت حاصل ہے۔

OOO

شام کا بات چیت سے انکار

شام نے اسرائیل کے ساتھ امن مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کے لئے اسرائیلی تجاویز کو مسترد کر دیا ہے۔ شام کے سرکاری اخبار نشرین نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں لکھا ہے کہ اسرائیل شام کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے پلان پیش کر رہا ہے۔ اور امن مذاکرات کی راہ میں حائل بڑی رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوشش نہیں کر رہا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اسرائیل کے ان ہتھکنڈوں کی وجہ سے امن مذاکرات پروان نہیں چڑھ سکتے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اسرائیل اور شام کے درمیان سب سے بڑا تنازعہ جولان کی پہاڑیوں کا ہے جن پر اسرائیل نے آج سے قریباً 30 سال قبل 1967ء کی جنگ میں قبضہ کر لیا تھا۔ ان علاقوں کو خالی کرنا اسرائیل کی ذمہ داری ہے۔ جولان کی پہاڑیوں کو خالی کئے بغیر اسرائیل سے مذاکرات شروع نہیں ہو سکتے۔ اور امن مذاکرات کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں ہے۔

دریں اثناء ایک اسرائیلی اخبار نے لکھا ہے کہ اسرائیل اور شام کے درمیان واشنگٹن کے نواح میں ملاقات ہو گی اس ملاقات کا مقصد آئندہ ہونے والے امن مذاکرات کی راہ ہموار کرنا ہے۔ لیکن شام کا ردعمل یہ بتا رہا ہے کہ شاید مذاکرات شروع نہ ہو سکیں۔

مشرق وسطیٰ کے امن کے معاہدے کرنے میں اب صرف شام اور لبنان باقی رہ گئے ہیں۔ مصر پی ایل او اور اردن معاہدے کرنے کے بعد اسرائیل سے دشمنی ختم کر چکے ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 27-اگست 1996ء

12-00	رات- حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
1-00	دین حق کی تعلیمات روحانی خزائن
1-30	(-) اصول کی فلاسفی
2-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00	فرنچ سیکھئے-
3-30	متفرق پروگرام-
4-00	تلاوت-حدیث-خبریں
4-30	چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات (دوبارہ)
5-00	لقاء مع العرب-(دوبارہ)
6-00	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-
7-30	اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
8-30	فرنچ سیکھئے-
9-00	ترجمہ کلام الٰہی -از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00	تلاوت-حدیث-خبریں
10-30	چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
11-00	پشتو پروگرام
12-00	دین حق کی تعلیمات -روحانی خزائن
12-30	(-) اصول کی فلاسفی
1-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00	بنگلہ پروگرام /اردو پروگرام
3-00	اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
4-00	تلاوت-حدیث-خبریں
4-30	چلڈرنز کارنر-
5-00	خطبہ 24-3-89
6-00	ترجمہ کلام الٰہی -از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00	طبی معاملات- دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریاں حصہ دوئم-
7-30	ایک نئے احمدی کے ساتھ بات چیت- مرزا رضوان احمد بیگ صاحب-
8-00	لقاء مع العرب (نیا)
9-00	نارویجین پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی
10-00	تلاوت-حدیث-خبریں
10-30	چلڈرنز کارنر-(نیا)
11-00	جرمن پروگرام-

بدھ 28-اگست 1996ء

12-00	رات- حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
1-00	اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات-
1-30	متفرق پروگرام
2-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00	چینی زبان سیکھئے-
3-30	حکایات شیریں (نیا)
4-00	تلاوت-حدیث-خبریں
4-30	چلڈرنز کارنر-
5-00	لقاء مع العرب-(دوبارہ)
6-00	طبی معاملات- دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریاں حصہ دوئم-
6-30	ایک نئے احمدی کے ساتھ بات چیت مرزا رضوان احمد بیگ صاحب
7-00	اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
8-30	چینی زبان سیکھئے-
9-00	ترجمہ کلام الٰہی -از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00	تلاوت-حدیث-خبریں
10-30	چلڈرنز کارنر-
11-00	روسی پروگرام
12-00	اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات
12-30	متفرق پروگرام
1-00	لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00	بنگلہ پروگرام /اردو پروگرام
3-00	اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
4-00	تلاوت-حدیث-خبریں
4-30	چلڈرنز کارنر-
5-00	افریقین پروگرام
6-00	نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00	درثمین پروگرام- حصہ پنجم
8-00	لقاء مع العرب (نیا)
9-00	فرنچ پروگرام-
10-00	تلاوت-حدیث-خبریں
10-30	چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00	جرمن پروگرام-

بقیہ صفحہ 5

کتنا بھی نقصان ہو جائے۔ بلکہ میں بعض دفعہ عرض کرتا کہ ہر بات بتانے کی ضرورت نہیں جب تک کہ پوچھا نہ جائے تو فرماتے کہ کوئی بات چھپا نہیں سکتا۔ سب کو سچ بولنے کی عادت اور مالی خدمت سرانجام دینے کی تلقین فرماتے تھے آپ کے سینکڑوں شاگرد ہیں ان سے دعا کی درخواست کے علاوہ عرض ہے کہ اگر ان کے علم اور ذہن میں کوئی واقعہ ہو تو اس عاجز کو مکان نمبر 218/1 J ڈیفنس لاہور کے پتہ پر مطلع کر دیں۔

آخری بیماری ایک ماہ تک لاہور ہر قسم کا علاج کروایا مگر 12- جولائی 1994ء کو تقدیر الٰہی غالب آگئی اور آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی وصیت کا نمبر 2759 اور 1927ء تھا چنانچہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا سب قارئین سے آپ کی بلندی درجات کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے خدا تعالیٰ ہم سب بہن بھائیوں کا حافظ و ناصر ہو اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 23- اگست 1996ء

4-00 رات۔ تلاوت۔حدیث۔خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 کوئز پروگرام
6-30 الزامات کے جوابات سیشن 4 23-1-94
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھیے
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ہومیو پیتھی کلاس (دوبارہ)
10-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 پشتو پروگرام
12-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ مشاعرہ جلسہ سالانہ 95ء (حصہ اول)
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس
4-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
4-30 درود شریف اور نظم
4-50 پرچم کشائی (جرمنی سے لائیو) جلسہ سالانہ 1996ء
5-00 خطبہ افتتاحی تقریر از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع جلسہ سالانہ جرمنی 1996ء
6-30 ڈاکومنٹری۔چڑیا گھر
7-00 لقاء مع العرب

پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ جرمنی 1996ء (لائیو)

8-00 تلاوت کلام الٰہی
8-15 نظم
8-30 تقریر۔ پردے کے فوائد پر خطاب (جرمن) جلسہ سالانہ جرمنی 1996ء از ہدایت اللہ ہبش
9-00 تقریر۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت (اردو) از ڈاکٹر ایم۔جلال شمس
9-25 نظم
9-30 تقریر ہمارا روحانی کمیونی کیشن سسٹم احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل از سید نصیر شاہ چیئرمین احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل
9-55 نظم
10-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان انٹرویو ڈاکٹر ایم۔ امین بیگ صاحب (آرتھو پیڈک سرجن) "گھٹنوں میں درد"
1-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اردو بولنے والے دوستوں کے ساتھ
2-30 فرنچ سیکھیے
3-00 خطبہ از امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)

ہفتہ 24-اگست 1996ء

4-00 (رات) تلاوت۔حدیث۔خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 تقریر از ہدایت اللہ ہبش
6-30 تقریر از جے۔ڈی شمس (دوبارہ)
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 فرنچ زبان سیکھیے
8-30 تقریر از نصیر شاہ صاحب
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
10-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
12-00 (دوپہر) متفرق پروگرام

دوسرا اجلاس (لائیو)

12-30 تلاوت کلام الٰہی
12-35 نظم
12-40 تقریر مختلف جرمن کمیونیٹیز میں احمدیت کی ترقی
1-00 خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (خواتین کی جلسہ گاہ سے)
2-30 البانین اور بوسنین پروگرام
3-15 نظم اور ترانہ

(تیسرا اجلاس (لائیو)

3-30 سوال و جواب سیشن۔ بوسنین اور البانین احباب کے لئے از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
5-00 بیعت
5-15 متفرق پروگرام
6-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ
7-00 ہمارے دوستوں سے ملیے

چوتھا سیشن

8-00 تلاوت کلام الٰہی
8-15 سوال و جواب سیشن مختلف قومی مہمانوں کے ساتھ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-00 تلاوت۔حدیث خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر
11-00 مجلس عرفان
12-30 متفرق پروگرام
1-30 خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع جلسہ سالانہ جرمنی 1996ء (خواتین کی جلسہ گاہ سے)
3-00 چینی زبان سیکھیے
3-30 حکایات شیریں

اتوار 25- اگست 1996ء

4-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
5-00 سوال و جواب سیشن۔ البانین اور بوسنین احباب کے ساتھ
6-30 تقریر از زبیر خلیل خان۔
7-00 لقاء مع العرب۔
8-00 متفرق پروگرام
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
10-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 سندھی پروگرام
11-30 تعلیمات دین حق۔روحانی خزائن۔
12-00 تاریخ کا ایک ورق۔

پانچواں سیشن لائیو

12-30 (دوپہر) کلام الٰہی کی تلاوت
12-40 نظم
12-50 تقریر۔جماعت کی ترقی میں نوجوانوں کا رول۔از محمد منور عابد۔
1-15 "تقویٰ راست بازی کی جڑ ہے" از حیدر علی ظفر۔(اردو)
1-40 تقریر۔ ازدواجی زندگی پر دین حق کی تعلیم۔از اے۔شکور۔اسلم
2-05 تقریر ہماری سوسائٹی میں ایک احمدی کی عملی مثالیں از عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جرمنی
2-35 نظم

چھٹا سیشن (لائیو)

2-45 تلاوت کلام الٰہی
3-00 سوال و جواب سیشن۔ جرمن مہمانوں کے ساتھ۔
5-00 جلسہ سالانہ 1995ء یو۔کے۔ کی جھلکیاں

اختتامی سیشن لائیو

7-00 (شام) تلاوت کلام الٰہی۔
7-15 جرمن نظم
7-30 نظم
7-45 نظم
7-55 اختتامی خطاب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اور دعا۔
1-00 (رات) متفرق پروگرام
1-30 سوال و جواب سیشن۔ جرمنی مہمانوں کے ساتھ۔
3-30 نارویجین سیکھیے۔

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) امانت یکصد یتامیٰ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 22- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف بتائیں انہوں نے ضیاء الحق کے اور اپنے دور میں خلافت راشدہ کا نظام کیوں نافذ نہیں کیا۔ قاضی حسین احمد نے ضیاء الحق کے ساتھ مل کر کیوں جہاد نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ قائد حزب اختلاف بنیاد پرستوں کو خوش کرنے کے لئے خلفاء کے نظام کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ اپوزیشن چاہتی ہے کہ اسمبلی نہ رہے۔ کیونکہ اسمبلی کی موجودگی میں دہشت گردی نہیں ہوتی۔ ہمیں کرسی کی کوئی پرواہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان پہلے دن سے کلمہ پڑھنے کے لئے اسلام کا چاہنے والا ہو جاتا ہے۔ یہاں گزشتہ چودہ سو سال سے اسلام کا نفاذ ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف اور قاضی حسین احمد ضیاء الحق کے ساتھ مل کر سیاست کرتے رہے۔ تو اس وقت خلافت کا نظام نافذ کر دیتے۔ انہوں نے اس وقت ایسا کیوں نہیں کیا۔ انہوں نے کہا انتخابی مہم کے دوران نواز شریف نے قاضی حسین احمد پر کشمیر جہاد کا پیسہ کھانے کا الزام لگایا بتاؤ ان دونوں میں کون سچا ہے۔

○ وزیر اعظم نے اوکاڑہ کے ستلج پارک میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب اور مخصوص طرز خطابت میں جوش و خروش سے تقریر کی۔

○ وزیر اعظم نے کہا کہ ہمیں مولویوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ ماں باپ ہمیں کلمہ سکھا دیتے ہیں۔ قاضی حسین احمد کرپشن کے خلاف جہاد سے پہلے اپنے دامن کے داغ دیکھیں۔ نواز شریف نے 10 کروڑ روپے کھانے کا الزام لگایا تو قاضی کی غیرت کہاں گئی؟ الطاف حسین کے پاؤں کیوں چوم رہے ہیں۔ نواز شریف میں غیرت ہے تو جواب دیں۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں کا مال لوٹنے والے خلافت راشدہ کا نظام کیسے لائیں گے۔ قوم نواز شریف کی "خلافت" نہیں چاہتی۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ اسمبلیاں تڑوانا چاہتے ہیں تاکہ تاج کمپنی اور کوآپریٹو کی طرح قوم کا پیسہ دوبارہ کھانے کا موقع مل سکے۔

○ وزیر اعظم نے اوکاڑہ میں سوئی گیس کی فراہمی اور دیگر منصوبوں کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ تین برسوں میں ہم نے اتنے ترقیاتی کام کروا دیئے ہیں کہ 50 برسوں میں نہیں ہوئے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے۔ میرا دامن صاف ہے بے نظیر بھٹو نے کرپشن کے خلاف خطوں کا جواب نہیں دیا کسی کو شبہ ہے تو احتسابی کمیشن قائم کر کے جانچ پڑتال کر لے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف مجھ پر الزام لگانے والے رکن سے باز پرس کریں۔

○ وزیر اعظم نے جدہ کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ڈرگ مافیا اور دہشت گرد میری حکومت کے خلاف متحد ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج تک کوئی دہشت گرد گروپ کامیاب نہیں ہوا۔ بندوق کے ساتھ جینے والے بندوق ہی کے ساتھ مرتے ہیں۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم بیرسٹر سلطان محمود چوہدری نے کہا ہے کہ اپوزیشن جماعتیں پاکستان کی سلامتی کو خطرے میں نہ ڈالیں حزب اختلاف ملک کو جمہوریت کی پٹڑی سے اتارنے کے لئے کام کر رہی ہے۔ نواز شریف سیاسی بصیرت نہیں رکھتے۔ ان کے ایٹم بم کے متعلق اعلان نے پاکستان کے لئے مشکلات پیدا کر دی تھیں۔

○ سلامتی کونسل کے صدر نے کہا ہے کہ کشمیر کو ایجنڈے پر واپس لانے کا فیصلہ ابھی نہیں کیا گیا۔ ابھی صرف متعلقہ ملکوں کے اعتراضات ملے ہیں۔ ماہرین کی طرف سے نظر ثانی کی سفارشات ابھی آنی باقی ہیں۔

○ کشمیر کمیٹی نے اپنے ہنگامی اجلاس میں دفتر خارجہ کے نااہل حکام کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مسئلہ کشمیر کو سلامتی کونسل کے ایجنڈے سے نکالے جانے کے وقت وزارت خارجہ کے اہلکار کہاں سو رہے تھے؟

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے قومی اسمبلی سے خطاب کے دوران وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے مزعومہ سرے محل کے بارے میں "تازہ ثبوت" پیش کئے۔

○ ایم کیو ایم نے سندھ اسمبلی کا بائیکاٹ ختم کر دیا۔ رکن کی گرفتاری پر پھر واک آؤٹ کر گئے۔ رکن اسمبلی اسامہ قادری کی گرفتاری کے متعلق فوری معلومات نہ ملنے پر احتجاج کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ نے بتایا کہ رکن اسمبلی پولیس کی تحویل میں ہیں۔ ان پر سنگین الزامات ہیں۔ تفصیل کل بتاؤں گا۔

○ ایم کیو ایم کے ایم پی اے اسامہ قادری کو تکبیر کے مرحوم ایڈیٹر صلاح الدین کے گھر پر حملے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ حکومت نے اس کی گرفتاری پر 10 لاکھ روپے کا انعام مقرر کیا ہوا تھا۔ وہ 50 سے زائد مقدمات میں مطلوب ہے۔ رکن اسمبلی 1992ء سے روپوش تھے۔

○ صدر مملکت فاروق لغاری نے کہا ہے کہ حکومت مسئلہ کشمیر اجاگر کرنے کے لئے جنگی بنیادوں پر مہم شروع کرے۔ پاکستانی اور کشمیری سیاستدانوں نے وفود ایسے ممالک میں بھیجے جائیں جو اس مسئلے کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ مسئلہ کشمیر حل کروانا اقوام متحدہ کے تمام ممالک کی ذمہ داری ہے۔

○ جمعیت علمائے اسلام کے مولانا سمیع الحق کو ایف آئی اے نے افغانستان جانے سے روک دیا۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ ذوالفقار علی مگسی نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر پر بلوچستان حکومت کو کوئی اعتراض نہیں۔

○ ایم کیو ایم کے مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ حکومت غیر سنجیدہ ہے۔ اب بات چیت کا کوئی امکان نہیں۔

○ لاہور میں چھاؤنی کے علاقے میں فوج نے کمانڈو ایکشن کر کے ماں اور اس کے تین یرغمالی بچوں کو چھڑا لیا اور ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیا۔ بروقت اطلاع ہونے پر پولیس پہنچ گئی۔ مگر ڈاکوؤں نے کہا کہ وہ فوج کے پاس جانے کو تیار ہیں۔ اس پر پولیس کو ہٹا لیا گیا اور دو گھنٹے کی بات چیت کے بعد ڈاکوؤں نے ہتھیار ڈال دیئے

سولیس ہومیو کمپنی کی ادویات
ACNEX چہرے پر کیل چھائیوں کے لئے
DYSENTEX نئی پرانی پیچش کے لئے
DIARRHEX نئے اور پرانے اسہال کیلئے
HIGHPEX ہائی بلڈ پریشر کیلئے
TOOTHEX دانتوں کی امراض کے لئے
FLATULEX ہوا گیس اپھارہ کے لئے
ڈاکٹر مرزا رفیق احمد عابد المنیب پولی کلینک
دارالصدر غربی الف ربوہ فون: 211794

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں۔ ہر قسم کے
ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ -/10500
سپیشل ڈش 8 فٹ پر احمدیہ ٹیلیویژن کا 12 فٹ کا رزلٹ مشاہدہ کریں
نیو محمود ٹیلیویژن 21- مال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

کوٹھی و گائنی کلینک
برائے فوری فروخت
چار بیڈ اٹیچڈ باتھ، اعلیٰ ترین فٹنگ بمعہ گیزرز، ڈرائنگ روم، ٹی وی لاؤنج، سٹڈی روم، سائیڈ روم، سٹنگ روم، جدید ترین کچن، سرونٹ روم بمعہ باتھ، سٹور روم، کار پورچ، سرسبز لان، پختہ صحن پانی دو لائنیں، بجلی دو لائنیں، ٹیلی فون دو لائنیں گیس سلنڈر چار عدد، جنریٹر ایک عدد، اے سی ایک عدد، فلی فرنشڈ (HOLLOW WALLS) کے ساتھ، جدید طرز تعمیر، بمع ایک عدد گائنی کلینک گزشتہ آٹھ سال سے چلتا ہوا جس میں ویٹنگ روم دو عدد، لیبر روم، آفس و ایگزامینیشن روم ایڈمشن روم دو عدد، صحن دو عدد، کار پلاٹ رقبہ 1/2 1 کنال، پختہ سڑک پر واقع سرگودہا روڈ سے ملحقہ دریائے چناب کے نئے پل اور بس سٹینڈ کے قریب تر۔ ڈیمانڈ 5 ملین۔ قابل مفاہمت
برائے رابطہ
منیر احمد ملک و ڈاکٹر فہمیدہ منیر
12/5 دار الیمن شرقی ربوہ
فون: 04524-212426

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر۔ گرمی جگر۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت -/110
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

احمد انٹرنیشنل فون: 211440 211550
احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ایئر لائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ
احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و کاروباری جائیداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لینے دینے کیلئے تشریف لائیں
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا ۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
Ph: (04524) 211434-212434 مطب ربوہ Fax: (04524) ...34